OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u20.v6.01(22)224-237

رسک کا ماخذ، تعریف، رسک مینجمنٹ اور اسلامی مالیات میں اس کا اطلاق

Origin of Risk, Definition, Risk Management and its Application in Islamic Finance

Atta Ullah
Ph.D Scholar, Shaikh Zaid Islamic Centre, Karachi.

Received on: 28-01-2022 Accepted on: 28-02-2022

Abstract

Risk refers to the likelihood of incurring loss in the future. Humans have always sought to minimize the risks and losses that they may face by taking into account their past experiences. This has led to the development of risk management, which involves strategies and techniques to either eliminate or minimize risks. Over time, risk management has evolved into a recognized field of study, taught in universities and colleges and the subject of various workshops and seminars worldwide. In financial institutions, the significance of risk and risk management is paramount, as it deals with potential financial losses from unforeseen events. In Islamic financial institutions, risk management has an added importance as it must comply with the principles of Shariah, ensuring that no methods used cause any violation. This paper provides an overview of the concept of risk, tracing its origins to ancient times when the likelihood of an outcome was a concern for humanity. The study focuses on the application of risk in Islamic finance and reviews previous research, highlighting the different ways risk has been defined in various fields. The main issue addressed is the source of deviation from the path leading to harmful effects. This study aims to fill the gap in existing literature by exploring the concept of Shariah risk and its potential impact on determining capital requirements in Islamic financial institutions.

Key words: Risk, Risk Management, Islamic Financial Institutions

تعارف

اسلامی مالیاتی اداروں کے قیام نے مالیاتی نظام میں ایک نئی سوچ کو جنم دیا ہے۔اسلامی مالیاتی ادارے اپنی خدمات اور مصنوعات فراہم کرنے میں شرعی اصولوں پر پوری طرح عمل کرنے کے پابند ہیں یعنی اسلامی مالیاتی ادارے اپنی مصنوعات اور خدمات فراہم کرنے میں جو طریقہ کار، معاہدات اور دیگر کاغذی دستاویزات کا استعمال کریں گے وہ شریعت کے تمام اصول و قواعد کو سامنے رکھتے ہوئے سرانجام دیں گے۔اگر ان شرعی اصولوں اور قواعد کا لحاظ نہ رکھا گیا تو اسلامی مالیاتی ادارے ایک بہت بڑے خطرے سے دوچار ہوتے ہیں اور وہ خطرہ ان کی ساکھ کا متاثر ہونا ہے جس کے نتیجہ میں اسلامی مالیاتی اداروں کے صارفین کا اعتماد ختم ہو سکتا ہے۔اگرچہ اسلامی مالیاتی ادارے اپنی خدمات کو فراہم کرنے میں دیگر بہت سے خطرات کا سامنا کرتے ہیں لیکن شرعی اصولوں کی تعمیل میں ناکامی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے خطرے کو اسلامی مالیاتی اداروں میں بہت اہم سمجھا جاتا ہے جس کو ہم شریعہ رسک کہتے ہیں۔[1]

آج رسک ایک عمومی اصطلاح بن چکی ہے لہٰذا قبل اس کے کے اسلامی مالیات میں اس کے اطلاقات کو موضوع بحث بنایا جائے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ رسک کی اصل اور اس کی تعریف نیز رسک کی تدابیر (Risk-management) کے تصور کے بارے میں وضاحت کی جائے۔ کیونکہ رسک کے اصل ماخذ اور تعریفات کو پچھلے ادوار میں بہت کم محققین نے موضوع بحث بنایا ہے۔ رسک کا تصور آج بہت مقبولیت اختیار کر گیا ہے جبکہ رسک کے تصور کو پہلے کے ادبی ذخائر میں غیر جانبدار کے طور پر سمجھا جاتا تھا چنانچہ "رسک" کی اصطلاح کو خود ایک ایسے واقعہ کے امکان کے طور پر سمجھا جاتا تھا جو نقصانات یا فوائد دونوں کو شامل تھا تاہم آج رسک کے تصور کو صرف منفی نتائج سے منسوب کرنے کا زیادہ امکان ہے۔ لہٰذا جب بھی شریعہ رسک کی بات کی جاتی ہے تو درج ذیل سولات ذہن میں آتے ہیں کہ :

لفظ رسک کی اصل اور اس کا ماخذ کیا ہے؟ اسلام اور اسلامی مالیات میں رسک کے تصور کی کیا حیثیت ہے؟ کیا اسلامی مالیات میں رسک کو ختم یا کم کیا جا سکتا ہے؟ نیز اسلامی مالیات میں اس کے کیا اطلاقات ہوتے ہیں۔ اس مقالے میں انہی تصورات کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

اسلامی مالیات میں رسک کی اصل

رسک جس کو اردو میں خطرہ اور عربی میں مخاطرہ یا الخطر کہا جاتا ہے۔ نصابی ادب کی بات کی جائے تو خطرات کی اصل پر بعض مغربی محققین نے بحث کی ہے جس میں مشہور تھامسن (۱۹۸۶)، ٹرم پوپ (۱۹۹۴) اور التھاوس (۲۰۰۵) قابل ذکر ہیں۔ جبکہ تاریخی ادب میں رسک اور خطرے کے تصور کو ایک ایسے فریم ورک کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا جہاں واقعات اور مسائل کا تجزیہ کیا ہے۔ چنانچہ رسک کے اصطلاحات کو بیان کیے بغیر اس کے تصور پر عملی طور پر عمل ہوتا رہا ہے اور یہ تصور قدیم ترین تہذیوں میں بھی پایا جاتا رہا۔ اس طرح یہ تصور آج اسلامی مالیاتی نظام میں بھی بڑے پیمانے پر استعمال ہونے لگا۔[2]

ٹرم پوپ (۱۹۹۴) کے مطابق تاریخ کے ابتدائی ادوار سے ہی خطرے کے تصور سے انسانیت کا واسطہ رہا ہے یا ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی پہلے ہو۔ چنانچہ ٹرم پوپ کے مطابق ابتدائی دستیاب تاریخ کے مطابق وادی دجلہ فرات میں تشخیص اور علاج کے ماہرین نے ۳۲۰۰ قبل مسیح میں خطرے کی پیش گوئی اور ان سے نمٹنے کے لیے ایسے طریقوں کو استعمال کیا جس میں کسی مسئلے کی اہمیت کی نشاندہی کرنا، متبادل اقدامات کو ڈیزائن کرنا اور ممکنہ نتائج پر ڈیٹا اکٹھا کرنا شامل تھا۔ مثال کے طور پر، ممکنہ نتائج میں نفع یا نقصان اور کامیابی یا ناکامی کا امکان شامل تھا۔ اسی طرح، خطرے کے تصورات کی ابتدائی ادوار میں قانون میں بھی رائج کیا گیا ہے جیسے کہ ضابطہ حمورابی میں اور قدرتی آفات سے تحفظ کے منصوبوں میں 5 ویں صدی (قبل مسیح) میں چینی، یونانی، ابتدائی رومن، اور دیگر قدیم تہذیبوں میں اس کا رواج رہا۔ نیز انسانی تعامل کے لیے قوانین اور غیر رسمی ضوابط کے علاوہ، تاریخی طور پر یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ آپس کے لین دین کے لیے ایک ایسا معاہدہ بھی وضع کیا جاتا رہا جس میں دونوں فریقین کے نقصان کا ازالہ ہو سکے مثلاً جب بحری جہاز کا مالک رقم ادھار لیتا اور اپنے جہاز کو گاڑیوں اور کارگو کے لیے ضمانت کے طور پر رکھواتا تھا تاکہ قرضدار کا سود اور اصل رقم کے نقصان کا ازالہ کیا جا سکے۔ بہر حال نقصان کے خطرے کے تصور کی وضاحت درست طریقہ پر کرنی ابھی باقی تھی یہاں تک کہ ۱۵ ویں سے ۱۹ ویں صدی کے عرصے میں خطرے سے متعلق مخصوص اصطلاحات

سامنے آنا شروع ہوئیں۔[3]

تاہم التھاوس (۲۰۰۵) کے مطابق خطرے کی اصل کا پتہ لگانا اب بھی کافی مشکل ہے کیونکہ لفظ "خطرہ" صرف بعد کی صدیوں میں ظاہر ہوا ہے۔ خطرے کے تصور کو ہمارے سے پہلے لوگوں نے بعض حالات میں رائج کیا ہے۔ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ صدیوں کے دوران لوگوں نے اپنے اعمال کی نمائندگی کرنے کے لیے مخصوص لفظ "رسک" کی غیر موجودگی میں خطرے کے تصور پر عمل کیا ہے۔

خطرے اور ثقافت کے بارے میں معروف محقق، میری ڈگلس (۱۹۸۲، ۱۹۸۵، ۱۹۹۰) کے مطابق لفظ "خطرہ" سے متعلق مفہوم وقت کے ساتھ بدلتا رہا ہے۔ خطرے کا تصور اصل میں جوئے اور سٹے کے تناظر میں ۱۷ویں صدی میں متعارف کرایا گیا تھا جس کا مطلب یہ بتایا گیا کہ "کسی واقعے کے ہونے کا امکان نقصانات یا فوائد دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔"

بہر حال خطرے کی پیمائش اور مقدار کے تعین کی وضاحت کے تصور نے خطرے کی تعریف کو نظریاتی سطح پر لا کھڑا کر دیا اور یہاں سے خطرے سے متعلق نظریات سامنے آنے لگے حالانکہ ۱۴۹۴ سے پہلے خطرے کو خدا کی طرف سے آنے والی تقدیر یا قسمت کے طور پر بھی سمجھا جاتا رہا ہے۔ ۱۵ویں صدی کے اواخر میں، فرالوکا پیکیو ولی (ایک اطالوی ریاضی دان) نے کوائن ٹاسنگ پزل یعنی سکہ کو ہوا میں اچھال کر دو امکانوں میں سے ایک امکان کو متعین کرنے کے امکانی نظریہ کے پہلے محرک بنے بعد میں ایک اور ریاضی دان فرمی نے اپنے تجربات اور تجزیات سے نظریہ امکان کو ثابت کیا۔[4]

چنانچہ اس کے بعد بہت سے نظریات نے جنم لیا۔ مثلاً ۱۷۱۱ میں برنولی نے Law of Large Number کا نظریہ پیش کیا، ۱۷۳۸ میں ڈی مورئے نے عام تقسیم (Normal distribution) کا نظریہ دیا، ۱۷۶۳ میں پیشگی عقائد (Prior Believes) کا نظریہ، اور ۱۸۰۰ میں متوقع نقصان (Expected Loss) جیسے نظریات تاریخ کا حصہ بنے۔ چنانچہ تاریخی طور پر پچھلے ۴۰۰ سالوں میں خطرے کے تصور کی ابتدا جو خدا کی طرف سے ایک قسمت اور تقدیر سے شروع ہوئی تھی بالآخر اس کا اختتام خطرے کی پیمائش کے تصور تک ہوا۔

رسک کا تصور پیمائش کی صورت میں آنے کے بعد اب رسک کو کم کرنے یا اس کو ختم کرنے کے تدابیر کے بارے میں سوچا جانے لگا اس سلسلے میں مارکووٹز نے ۱۹۵۲ میں رسک مینجمنٹ کی کوشش کے طور پر ان نظریات میں تنوع کو فروغ دیا اس کے بعد شارپ اور لنٹنر نے ۱۹۶۴ میں کیپٹل ایسٹ پرائسنگ ماڈل جس کو مختصراً CAPM کہا جاتا ہے متعارف کرایا جس میں زیادہ خطرے والے سیکورٹیز کی قیمتوں کے تعین کرنے کے سلسلے میں خطرے اور متوقع منافع کے درمیان تعلق کو بیان کیا گیا۔ اس کے بعد، اسٹیفن راس نے ۱۹۷۶ میں غیر ثالثی تھیوری (no-arbitrage theory) کو متعارف کرایا جس کے ذریعے پورٹ فولیو کی واپسی اور بہت سے آزادانہ میکرو اکنامک متغیرات کے امتزاج کے ذریعے ایک اثاثہ کی واپسی کے درمیان تعلق کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اسی طرح ۱۹۹۲ میں فرانسیسی ملٹی فیکٹر رسک ماڈل بھی وجود میں آیا۔ چنانچہ آج تک، بینک آف انٹرنیشنل سیٹلمنٹ (BIS) نے ۱۹۹۸ سے ویلیو ایٹ رسک (VAR) کو ایک معیار کے

طور پر اپنایا جاتا ہے جو کہ ۱۹۹۴ میں جے پی مورگن کے ذریعہ بنایا گیا تھا۔ یوں خطرے کے تصور کو پیمائش کے ساتھ معلوم کرنے اور اس کے لے تدابیر اختیار کرنے کا عمل ۵۰ سال بکے بعد بہتر سے بہتر طریقوں کے ساتھ مالیاتی نظام کا حصہ بنتا رہا ہے۔[5]

دوسری طرف جب اسلامی مالیاتی ادارے وجود میں آنے شروع ہوئے تو اسلامی مالیات میں بھی رسک کے تصور کو اجاگر کیا گیا چنانچہ اس سلسلے میں بہت سے مقالات جات لکھے جا چکے ہیں۔ اس سلسلے میں خان اور احمد (۲۰۰۱)، سندرراجن اور ایریکو (۲۰۰۲)، ایلگاری (۲۰۰۳)، طارق (۲۰۰۴)، اکیزیدیس اور کھنڈیلوال (۲۰۰۸)، گرینگ اور اقبال (۲۰۰۸)، صدیقی (۲۰۰۸)، عید اور کمال (۲۰۱۲)، فیبیانٹو (۲۰۱۲)، اور السویلیم (۲۰۱۳) نے اپنے مقالات میں ان خطرات پر توجہ مرکوز کی ہے جن کا مقصد خاص طور پر خطرات کو کم کرنا یا اس پر قابو پانا تھا نیز ان عوامل کا بھی تذکرہ کیا گیا جس کے ذریعے فیصلہ سازی کرنے میں رسک کے "برے اثر" کو کم سے کم کیا جا سکے۔ چنانچہ ان مقالات میں اس بات کو موضوع بحث بنایا گیا کہ خطرہ جب وقوع پزیر ہوتا ہے تو اسے اچھے کے بجائے برا اثر کیوں سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ مغربی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ خطرے کا تصور اصل میں خدا کی مرضی سے ماخوذ ہے لہٰذا جو اللہ کی مرضی ہے اس کو من و عن مان لینا چاہیے اور اس مرضی کو اپنے موافق بنانے کے لیے کسی قسم کی کوئی تدبیر یا رسک مینجمنٹ کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اس بات پر بحث کرنے کی ضرورت ہے کہ خطرے کے تناظر میں اسلامی نقطہ نظر سے خدا کی طرف سے مرضی کا کیا مطلب ہے، تاکہ خطرے کی صورت حال کے بنیادی تصور کی نشاندہی کی جا سکے، آیا یہ واقعی کوئی اچھا یا برا نتیجہ پیدا کرتا ہے کہ نہیں؟[6]

رسک کا ماخذ

لفظ رسک (Risk) جو دراصل انگریزی زبان کے طور پر مشہور ہے۔ اس لفظ کی تحقیق کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ تقریباً سترھویں صدی کے درمیان والے زمانے میں فرانسیسی زبان کے لفظ risqué سے ماخوذ ہے جس کے معنی آتے ہیں، خطرہ، ڈر، خوف اور نقصان کا احتمال۔ جبکہ لفظ risqué جو کہ اطالوی زبان کے لفظ risco اور riscio سے ماخوذ ہے جس کا معنی "خطرہ" کے ہیں یا یا یہ لفظ riscare بمعنی "خطرے کی طرف دوڑنا، خطرے سے دوچار ہونا" سے لیا گیا ہے۔

لفظ Risk کے انگریزی زبان میں ہجے (spelling) ۱۷۲۸ میں کیے گئے ہیں۔ جبکہ دوسرے طرف ہسپانوی زبان کا لفظ riesgo اور جرمن زبان کا لفظ Risiko بھی اطالوی زبان سے ہی ماخوذ ہیں۔ بحری جہاز، جائیداد یا سامان کے نقصان کا امکان یا خوف کی کاروباری مفہوم ۱۷۱۹ سے چلتا ہو آ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مفہوم کو بعد میں مالیات اور معاشیات میں کسی غیر یقینی نتیجہ کے امکان والے مفہوم میں توسیع دے دی گئی۔ اس لفظ Risk سے پھر باقی مشتقات بھی نکلے جیسے Risk Taker(۱۸۹۲) جس کے معنی "خطرہ لینے والا"، Risk Factor(۱۹۰۶) جس کا معنی "خطرے کا پہلو" اور اسی طرح Risk Management(۱۹۶۳) جس کا معنی "خطرے کی تدبیر یا انتظام" کے ہیں۔[7]

لغت میں رسک کا معنی و مفہوم:

اردو لغت میں خطرے کے امکان کو رسک (Risk) کہتے ہیں۔ لفظ رسک کے لیے اردو کی لغت میں جو معانی استعمال ہوئے ہیں وہ یہ ہیں جیسے: خطرے کا عنصر، نقصان اور انشورنس کوریج کی وجہ سے خطرہ، اس طرح اس کو اسم کے طور پر استعمال کرے تو یہ حادثہ اور ذمہ داری کے معنی میں بھی آتا ہے۔[8]

رسک کے لیے عربی زبان میں مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جیسے الخطر، المخاطر یا المخاطرہ" وغیرہ۔ لغت کی کتاب **المنجد** میں الخطر کے معنی "ہلاکت کے قریب " کے لکھے ہیں جبکہ المخاطر کا معنی "خطرہ" لکھا گیا ہے۔[9]

رسک کی تعریفات:

آکسفورڈ انگلش ڈکشنری کے تیسرے ایڈیشن میں رسک کی تعریف یوں کی گئی ہے ؎

"The possibility of something bad happening at some time in the future; a situation that can be dangerous or have a bad result"[10]

یعنی آئندہ برا ہونے کا امکان ؎ ایک ایسی صورتحال جو خطرہ ثابت ہو سکتی ہے یا اس کا برا انجام ہو سکتا ہے۔

کیمبرج ایڈوانسڈ لرنرز ڈکشنری (Dictionary'Cambridge Advanced Learner) میں رسک کی مختصر سی تعریف کی گئی ہے ؎

"The possibility of something bad happening".11

یعنی "کچھ برا ہونے کا امکان"۔

انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار سٹینڈرڈائزیشن (International Organization for Standardization) کے مطابق رسک ایک غیر یقینی صورتحال کا اثر ہے جو مقاصد پر پڑتا ہے۔ چنانچہ رسک کی تعریف وہ یوں کرتے ہیں ؎

"Effect of uncertainty on objectives"[12]

یعنی "غیر یقینی حالات کا مقاصد پر اثر"۔

Laxico میں رسک [اسم] کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے ؎ "اس بات کا امکان کہ کچھ ناخوشگوار واقعہ ہو گا"۔ اور رسک [فعل] کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے ؎ "کسی شخص یا کسی چیز کو خطرے یا نقصان سے دوچار ہونا"۔[13]

خطرے کی تعریف بینکنگ سمیت کسی بھی کاروباری سرگرمی سے وابستہ غیر یقینی صورتحال کے پیمانہ کے طور پر کی جاتی ہے۔[14]

آکسفورڈ ڈکشنری میں رسک کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

"A possibility of harm or damage against something which is insured"

"کسی ایسی چیز کے خلاف نقصان یا نقصان کا امکان جس کی بیمہ کی گئی ہو۔"

جب یہ لفظ بطور اسم استعمال ہوتا ہے تو اس کی اصطلاح کا مطلب رقم یا جائیداد کے نقصان یا نقصان کا امکان ہوتا ہے۔ اور جب بطور فعل

استعمال ہو تو اس کا مطلب ہے اپنے آپ کو یا کسی کو یا کسی چیز کو خطرے، ناکامی یا نقصان میں ڈالنا۔

کامس ویون کے چوتھے ایڈیشن میں "رسک" کی تعریف اس طرح کی ہے:

"The probability or danger of loss without considering the possible hazards and is also referred to the unpleasant outcome."

"ممکنہ خطرات پر غور کیے بغیر خطرے کا امکان یا نقصان کو خطرہ کہا جاتا ہے اور کبھی ناخوشگوار نتیجہ کو بھی رسک کہہ دیا جاتا ہے۔"

رسک کی تعریف کا دارومدار کسی خاص شعبہ کے اعتبار سے بھی مختلف ہو سکتی ہیں مثال کے طور پر مالیات میں "خطرے" کی تعریف "اس امکان کے طور پر کی گئی ہے کہ کسی سرمایہ کاری پر حقیقی منافع متوقع واپسی سے کم ہو۔" کام کی جگہ میں، خطرہ کسی خطرناک واقعے یا رجحان کے نتیجے اور امکان کی پیداوار ہے۔ معاشیات میں، مسمن اور بھٹی (۲۰۱۰) کے مطابق:

"رسک کو مستقبل کے نتائج کے بارے میں غیر یقینی کی موجودگی کے طور پر جانا جاتا ہے جبکہ ایک سے زیادہ نتائج اور حتمی نتائج کا امکان نامعلوم یا غیر واضح ہو۔"[15]

اسلامی مالیات میں رسک پر کلام

اسلامی مالیات میں رسک پر پہلی جامع بحث ایلغاری (۲۰۰۳) نے کی ہے، جس نے رسک کے تصور کی تعریف اس طرح کی کہ "وہ صورت حال جس میں متوقع یا معمول کے نتیجے کی طرف لے جانے والے راستے سے انحراف کا امکان یا نقصان کا امکان شامل ہے"۔ "ایلغاری کی تعریف دراصل ابن منظور کی کتاب لسان العرب کے موافق ہے۔ جس میں رسک کے تصور کو عربی زبان کے مطابق *مخاطر یا مخاطرہ یا خطر* کے طور پر بیان کیا ہے چنانچہ ماہرین لسانیات نے الخطر کے معنی نقصانات یا فنا ہونے کے قریب کے کیے ہیں۔ اس کے برعکس جمہور علماء کے مطابق خطر کے مختلف معنی ہیں جیسے جوا (میسر)، غیر یقینی صورتحال (غرر) یا معاوضہ۔[16]

چنانچہ ایلغاری نے اپنی تحقیق کے دوران زیادہ توجہ رسک کے نظریہ پر دیا جو اسلامی نقطہ نظر سے رسک کے منفرد تصور کو اجاگر کرتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے لسانی نقطہ نظر کا استعمال کرتے ہوئے لفظِ "خطر" کو انگریزی کے لفظِ "رسک" کے مترادف کے طور پر متعارف کرایا جو کہ وجود اور عدم کے درمیان ایک کیفیت کا نام ہے۔ انہوں نے یہ اصطلاح اسلامی مالیات کے نظم و ضبط میں تجویز کی گو کہ دیگر خطرات جیسے کریڈٹ رسک اور سرمایہ کاری رسک بہت زیادہ مالی اور تجارتی لین دین میں استعمال ہوتے ہیں اور مالیاتی اور تجارتی لین دین کے معاہدے میں موجود ہونے کی وجہ سے کافی مشہور اور معروف بھی ہیں۔

ایلغاری کا تجزیہ ان لوگوں میں سب سے زیادہ نظریاتی طور پر بہتر معلوم ہوتا ہے جنہوں نے عصری اسلامی مالیات میں اس اصطلاح کو متعارف کرایا ہے۔ رسک کے بارے میں ان کے خیالات بالکل واضح ہیں کیونکہ ان کے مطابق رسک کو کم یا ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متوقع نتائج کے ذرائع کے طور پر انسانوں کی طرف سے کیے گئے اقدامات اور نقصانات کے معلوم نتائج پر توجہ مرکوز کی جائے چنانچہ انہوں نے اپنے مقالے میں اس بات پر زور دیا کہ "مالی فیصلوں پر پہنچنے کے عمل کے ایک جزو کے طور پر رسک" اور خطرے کا مطالعہ کرنے کا مقصد

"فیصلے کرنے میں اس کے مضر اثرات کو کم کرنا ہوتا ہے۔"کارروائیاں فطری طور پر نہیں دی جاتی ہیں اور ان کو معاہدہ کی بنیاد پر تعمیر کیا جانا چاہئے جو بنائے ہوئے معاہدہ کے اصل کاغذات میں شامل ہونے چاہیے جو رسک کے قابل اعتماد ذریعہ کے طور پر قابل استعمال ہو۔ایلغاری کی تعریف یہ واضح کرتی ہے کہ خطرہ دو عناصر میں منقسم ہے: پہلا، وہ عمل جو انسانوں کو ایسے فیصلے کرنے کی اجازت دیتا ہے جو راہِ راست سے ہٹتے نہیں دیتا اور دوسرا وہ صورتِ حال جو انسان کو راستے سے ہٹنے پر مجبور کرتی ہے۔

رسک کے حوالے سے دوسری منظم بحث التھاوس(۲۰۰۵) اور آیگن (۲۰۰۷) نے کی ہے۔انہوں نے لفظِ"رسک"کو عربی کے دو الفاظ "رزق"یا"رسق"سے ماخوذ ہونا ثابت کیا ہے جس کا مطلب ہے"ایک حصہ"،"کوئی بھی چیز جو(خدا کی طرف سے مختص کی گئی ہو)"،"معاش" یا" جس سے نفع حاصل کیا جائے"۔اس تعریف کے نتیجے کے طور پر،ایلغاری(۲۰۰۳) نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ انسانوں کی وجہ سے جو بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے اسے خدا کی طرف سے سمجھا جائے اور انہیں اس پر خوش ہونا چاہیے۔[17]

رسک کے حوالے سے محققین کے درمیان ایک تیسری منظم بحث بھی موجود ہے اس بحث میں حصہ ڈالنے والوں میں ایلغاری(۲۰۰۳)، دسوکی اور سمولو(۲۰۰۹)، عبداللہ، شمیمی اور اسماعیل (۲۰۱۱) اور بوگاتف (۲۰۱۵) قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے فقہی اصولوں کی بنیاد پر خطرات کی تعریف کی ہے۔چنانچہ ان کے نزدیک فقہ کا ایک اصول بہت مشہور ہے کہ نفع کے ساتھ نقصان بھی ہوتا ہے۔جس کو عربی میں" الغنم بالغرم" کہا جاتا ہے تو یہاں نفع کا براہ راست تعلق نقصان کے ساتھ بتلایا گیا ہے۔روسلی(۲۰۰۵) نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ مثال کے طور پر ایک فروخت کنندہ جب اپنی چیز کو فروخت کرے گا تو جب تک فروخت کنندہ نے اس چیز کا قبضہ خریدار کو نہیں دیا تو اس سے پہلے اس چیز میں کسی بھی قسم کا نقصان ہو مثلاً چیز کی ہلاکت، چوری یا اس چیز کی قیمت کے کم ہونے کا نقصان فروخت کنندہ پر ہی ہوگا۔اس طرح فقہاء کرام نے ایک اور اصول ذکر کیا ہے کہ : ''الخراج بالضمان'' (نفع، ذمہ داری کے بدلے ملتا ہے)۔یعنی ایک شخص کے ضمان میں کوئی چیز اس طرح آجائے کہ جس کی ہلاکت یا نقصان کی ذمہ داری وہ شخص اٹھائے تو اس چیز سے متعلق جو نفع ہوگا وہ بھی اس کو ملے گا۔معلوم ہوا کہ شریعت نے نفع کے مقابلے میں کچھ ذمہ داریاں مقرر کر رکھی ہیں اگر کوئی شخص ان ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورے کرے گا تو وہ نقصان کا بھی مستحق ہوگا۔اس بحث کے نتیجے میں اصطلاحات کی بنیاد پر رسک کی تعریف کرنے کی راہ ہموار ہوئی۔[18]

تعریف کے اپنے ابتدائی تجزیے میں، ایلغاری اور آیگن دونوں رسک کی تعریف اخذ کرنے میں اصطلاحات کی بنیاد کو تسلیم کرتے ہیں۔تاہم بعد کے مرحلے میں ایلغاری دوسرے محققین کے ساتھ متفق ہیں کہ خطرے کا مفہوم فقہ کے اصولوں سے نکلنا چاہیے کیونکہ دونوں نقطہ نظر یکساں طور پر اہم ہیں اور ہم ان ذرائع پر اتفاق رائے حاصل کرنا چاہتے ہیں جو راستے سے انحراف کا باعث بنتے ہیں۔

رسک بمقابلہ غیر یقینی صورتحال

محقق، نائٹ (۱۹۶۴) نے رسک اور غیر یقینی کے درمیان فرق کو درج ذیل طریقے سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق ان دونوں کے درمیان امتیاز کرنا ایک معاشی نظریہ کے لیے اہم ہے کیونکہ غیر یقینی صورتحال منافع کے مواقع فراہم کرتی ہے جو بعض حالات میں موجود نہیں ہوتے ہیں، جبکہ خطرات کا حساب لگایا جاسکتا ہے۔[19]

رسک اور غیر یقینی صورتحال کے فرق کو مختلف محققین نے ثابت کیا ہے جس میں ہرٹز اور تھامس (۱۹۸۳)، التھاؤس (۲۰۰۵)، محمد محمد رذیف اور محمد (۲۰۱۱)[20] اور ہدرس اور عبدالرحمن (۲۰۱۳)[21] قابل ذکر ہیں انہوں نے وضاحت کی کہ دونوں اصطلاحات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اگرچہ رسک اور غیر یقینی صورتحال کا تصور نامعلوم سے تعلق رکھتا ہے، لیکن یہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ خطرے کو دنیاوی وسائل پر مبنی علم کا استعمال کرتے ہوئے نامعلوم کو "کنٹرول" کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ خطرہ ایسی چیز ہے جس میں فیصلہ سازی میں یا کسی صورت حال کی منصوبہ بندی کرتے وقت ساخت، نتائج، یا نتائج کی پیشن گوئی کی کمی ہوتی ہے۔ لہذا خطرے کو سمجھنے کے لیے صحیح علم کی ضرورت ہوتی ہے کہ غیر یقینی صورتحال اور پیچیدگی کو کس طرح سنبھالا جاسکتا ہے۔ ہرٹز اور تھامس (۱۹۸۳) خطرے اور غیر یقینی کے درمیان فرق کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ رسک دراصل موقع کے تصورات سے متعلق ہے جیسے نقصان کا امکان۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رسک ایک معلوم چیز ہے جہاں اس کے وقوع ہونے کے متعدد امکانات موجود ہیں۔ اس کے برعکس غیر یقینی صورتحال وسیع ادب کا موضوع رہی ہے۔ یہ مکمل طور پر بے ترتیب نامعلوم کی نشاندہی کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ نامعلوم امکانات وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے نہ اس اس کی پیشن گوئی کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اس کو کنٹرول کیا جاسکتا۔ ہرٹز اور تھامس (۱۹۸۳) نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ غیر یقینی صورتحال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ماہرین کے گروپ کے درمیان اتفاق رائے یا معاہدہ حاصل نہیں کیا جاسکتا ہو۔[22]

اسلام میں چند محققین نے عربی زبان کے لفظ غرر کے ذریعے غیر یقینی صورتحال کو خطرے سے ممتاز کیا ہے چنانچہ انہوں نے لفظ "غر" کے ذریعے غیر یقینی کے لغوی معنی سے اتفاق کرتے ہیں، یعنی خطرہ، دھوکہ دہی اور غلطی۔ عربی زبان کے لحاظ سے غرر فعل غار سے مشتق ہے جس کے معنی فریب دینا، دھوکہ دینا اور گمراہ کرنا ہے۔ فقہاء کرام غرر کو غیر یقینی کی ایک قسم کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔ اور حدیث میں بھی غرر کو منع کیا گیا ہے۔ اور فقہاء نے غرر سے مراد وہ غرر مراد لی ہے جس میں جہالت بہت زیادہ ہو جس کو غرر کثیر کہا جاتا ہے۔[23]

چنانچہ لہٰذا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرر کو اس کی قیاس آرائی کی وجہ سے ممنوع قرار دیا جو جھگڑے، ناجائز منافع یا "دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھانے" کا باعث بن سکتا ہے۔ ابن تیمیہ کے مطابق غرر سے مراد نامعلوم کیفیت کا نام ہے چنانچہ ان کے نزدیک ایسی چیزوں کو بیچنا جس کی مقدار اور صفات معلوم نہ ہو وہ میسر اور جوا ہے۔[24]

مندرجہ بالا بحث کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ غیر یقینی صورتحال جس کو انگلش میں Uncertainty کہا جاتا ہے اور عام طور رسک اور غیر یقینی صورتحال کو ایک جیسا تصور کیا جاتا ہے حالانکہ ان دونوں میں کچھ حیثیت سے فرق موجود ہے۔

رسک سے مراد کسی واقعہ کے رونما ہونے کے امکان اور کسی تنظیم یا فرد پر اس کے ممکنہ اثرات ہیں۔ اس کی پیمائش اور مقدار معلوم کی جاسکتی ہے، اور اسے رسک اسیسمنٹ(Risk assessment) اور رسک مینجمنٹ(Risk management) جیسی تکنیکوں کے ذریعے منظم کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی کمپنی کوئی نئی پروڈکٹ لانچ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے، تو وہ ممکنہ خطرات جیسے پروڈکٹ کی ناکامی یا کم مانگ کی نشاندہی کر سکتی ہے، اور پھر ان خطرات کو کم کرنے کے لیے اقدامات کر سکتی ہے۔

دوسری طرف غیر یقینی صورتحال سے مراد کسی واقعہ یا نتیجہ کے بارے میں علم یا معلومات کی کمی کا نام ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جس میں کسی واقعہ کا مستقبل کا نتیجہ نامعلوم ہوتا ہے۔ غیر یقینی صورتحال کو ماپا یا اس کی مقدار کا تعین نہیں کیا جاسکتا، اور اسے خطرے کی طرح آسانی سے منظم بھی نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی کمپنی نئی مارکیٹ میں توسیع کرنے پر غور کر رہی ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے معلوم نہ ہو کہ مارکیٹ کے بارے میں معلومات کی کمی کی وجہ سے یہ توسیع کتنی کامیاب ہو گی۔

عام طور پر رسک قابل انتظام ہوتا ہے یعنی اس کی تدبیر کی جاسکتی ہے، لیکن غیر یقینی صورتحال کو منظم نہیں کیا جاسکتا۔ بہت سے معاملات میں رسک مینجمنٹ کی تکنیکوں کے ذریعے خطرات کی مقدار اور ان کا انتظام کیا جاسکتا ہے، جبکہ غیر یقینی صورتحال کو اکثر مفروضوں اور پڑھے لکھے اندازے لگا کر نمٹا جاتا ہے۔ نیز غیر یقینی صورتحال کو فقہاء کرام نے غرر میں بھی شمار کیا ہے جو تشی بھی مالی معاملات میں ہونے کی وجہ سے اس معاملہ کو ناجائز بنا سکتا ہے۔

رسک کی اقسام:

ویسے رسک کی تقسیم مختلف جہات سے مختلف کی جاسکتی ہیں لیکن یہاں ہم بینکوں میں استعمال ہونے والے رسک کی اقسام کا تذکرہ کریں گے۔ چنانچہ بینکوں میں پائے جانے والے رسک کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کریڈٹ رسک: قرض لینے والے کے قرض یا قرض کی ذمہ داری پر ادائیگی کرنے میں ناکامی کی وجہ سے نقصان کا خطرہ۔

۲۔ مارکیٹ کا خطرہ: مارکیٹ کے حالات میں تبدیلی کی وجہ سے نقصان کا خطرہ، جیسے سود کی شرح، کرنسی کی شرح تبادلہ، اور اجناس کی قیمتیں۔

۳۔ ایکویٹی انویسٹمنٹ رسک: اس سے مراد کسی کمپنی کے حصص یا حصص میں سرمایہ کاری سے وابستہ خطرہ ہے۔ اس قسم کا خطرہ اسٹاک مارکیٹ میں کسی بھی سرمایہ کاری میں فطری طور پر ہوتا ہے، کیونکہ کمپنی کے اسٹاک کی قدر میں تبدیلی مختلف عوامل سے ہو سکتا ہے جیسے کمپنی کی کارکردگی، معاشی حالات اور صنعت کے رجحانات کی بنیاد پر اتار چڑھاؤ۔

۴۔ لیکویڈیٹی رسک: یہ خطرہ کہ بینک اپنی مالی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اثاثوں کو آسانی سے نقد میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

۵۔ آپریشنل خطرہ: ناکافی یا ناکام اندرونی عمل، نظام، یا انسانی غلطیوں کی وجہ سے نقصان کا خطرہ۔

۶۔ سود کی شرح کا خطرہ: شرح سود میں تبدیلی کی وجہ سے نقصان کا خطرہ، خاص طور پر ان بینکوں کے لیے جن کی شرح سود سے متعلق حساس

اثاثے یا ذمہ داریاں ہیں۔

۷۔ ریگولیٹری رسک: قوانین اور ضوابط میں تبدیلیوں کی وجہ سے نقصان کا خطرہ، جیسے کہ سرمائے کی ضروریات میں تبدیلی یا رپورٹنگ اور تعمیل کے لیے نئے قوانین کا تعارف۔

۸۔ ساکھ کا خطرہ: بینک کی ساکھ پر منفی اثر کی وجہ سے نقصان کا خطرہ، جیسے کہ ڈیٹا کی اہم خلاف ورزی یا ہائی پروفائل اسکینڈل کا ہو جانا۔

یاد رہے کے رسک کی یہ تمام اقسام ایک دوسرے کے ساتھ اوریلیپ بھی ہو سکتی ہیں۔ نیز اسلامی بینکوں میں بھی یہ تمام رسک پائے جاتے ہیں البتہ اسلامی بینکوں میں ایک منفرد رسک جس کو شریعہ کمپلائنس رسک کہا جاتا ہے جو کہ روایتی بینکوں میں نہیں پایا جاتا۔ اگرچہ شریعہ کمپلائنس رسک کو آپریشنل رسک کے تحت بیان کیا جا سکتا ہے لیکن چونکہ یہ اسلامی بینکوں کے ساتھ ہی خاص ہے اس لیے اس کو یہاں الگ سے بیان کیا جاتا ہے:

شریعہ کمپلائنس رسک سے مراد اسلامی مالیاتی شعبے میں شرعی اصولوں، قوانین اور ضوابط کی عدم تعمیل کا خطرہ ہے۔ اس قسم کا خطرہ کسی اسلامی مالیاتی ادارے کے آپریشنز کے مختلف شعبوں میں ہو سکتا ہے، جیسے پروڈکٹ ڈویلپمنٹ، سرمایہ کاری کے فیصلے، اور اسلامی بینکوں کے روزمرہ کے معاملات میں ہونے والے شریعہ قوانین کی خلاف ورزی۔ شریعہ کمپلائنس رسک کی کچھ مخصوص مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

ربا (سود) کا خطرہ: یہ خطرہ کہ اسلامی مالیاتی ادارہ لین دین یا سرگرمیوں میں ملوث ہو گا جس میں سود شامل ہو، جو شریعت میں ممنوع ہے۔

غرر کا (غیر یقینی صورتحال) خطرہ: وہ خطرہ کہ ایک اسلامی مالیاتی ادارہ لین دین یا سرگرمیوں میں ملوث ہو گا جس میں حد سے زیادہ غیر یقینی یا قیاس آرائیاں شامل ہوں، جو کہ شریعت میں ممنوع ہے۔

میسر (جوا) کا خطرہ: یہ خطرہ کہ ایک اسلامی مالیاتی ادارہ لین دین یا سرگرمیوں میں ملوث ہو گا جس میں جوا یا قیاس آرائی شامل ہو، جو شریعت میں ممنوع ہے۔

حرام (ممنوعہ) کاروبار کا خطرہ: وہ خطرہ جس میں ایک اسلامی مالیاتی ادارہ سرمایہ کاری کرے گا یا ان سرگرمیوں یا صنعتوں کے لیے مالی اعانت فراہم کرے گا جنہیں شریعت نے حرام (ممنوع) سمجھا ہے جیسے شراب اور تمباکو کی پیداوار وغیرہ۔

قانونی قواعد کے عدم تعمیل کا خطرہ: یہ خطرہ کہ ایک اسلامی مالیاتی ادارہ شرعی تعمیل سے متعلق ضوابط اور قوانین کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے گا، جو جرمانے یا قانونی کارروائی کا باعث بن سکتا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے رسک مینجمنٹ

اسلام میں رسک مینجمنٹ نہ صرف جائز ہے بلکہ قرآن و حدیث کے نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے رسک مینجمنٹ کی ترغیب دی ہے۔ چنانچہ اس بارے میں قرآن مجید کی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿[25]

اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور نیکی کرو۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں ہلاکت کا مفہوم عربی زبان کے لفظ خطر کے زیادہ قریب ہے جس کا معنی نقصان کے اندیشہ کے ہیں۔ اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خطرے کا تصور خود قرآن میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے طور پر ذکر کیا گیا ہے اور اس حکم کی تعمیل نہ کرنے سے برا یا منفی نتیجہ سامنے آسکتا ہے۔ لہٰذا کوئی ایسا کام جس کو درست طریقے پر انجام نہیں دیا گیا تو اس کا نتیجہ یقینا منفی ہو سکتا ہے تو یہاں اپنی جان کی ہلاکت جو کہ ایک منفی نتیجہ ہے سے انسانوں کو روکا جا رہا ہے اس کا نام رسک یا خطرے کو منیج کرنا ہے اور اس منفی نتیجہ کو اپنی بہتر تدابیر سے اپنے موافق بنانا ہے۔

اس آیت کی تائید ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ کیا میں اونٹ کو باندھ کر اللہ پر توکل کروں یا اونٹ کو کھلا چھوڑ کر اللہ پر توکل کروں جس پر نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پہلے اونٹ کو باندھو پھر اس کے بعد توکل کرو۔[26] اس حدیث سے جہاں ایک طرف خطرات کو منیج کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے تو دوسری طرف توکل کے درست مفہوم کو بھی سمجھایا جا رہا ہے لہٰذا توکل کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ جو اللہ کی طرف سے ہو گا بس اسی پر راضی ہونا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دے رکھا ہے وہ اپنے پاس دستیاب وسائل کو استعمال کرے کے خطرات کو کم کرے البتہ ان وسائل کو استعمال کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہو گا کہ وسائل کے استعمال میں کوئی کام شریعت کے خلاف صادر نہ ہو۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت یعقوبؑ کا واقعہ ذکر فرمایا جو خطرات کو منیج کرنے کی بہترین مثال ہے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

اے میرے بیٹو! سب ایک دروازے سے داخل نہ ہوں: مختلف دروازوں سے داخل ہوں۔ یہ نہیں کہ میں تمہیں خدا کے مقابلے میں کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہوں (میرے مشورہ سے) خدا کے سوا کوئی حکم نہیں دے سکتا۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں: اور تمام بھروسہ کرنے والوں کو اس پر بھروسہ کرنا چاہیے۔[27]

اس آیت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کو ایک دروازے سے داخل ہونے سے منع کرنا اور ان کو مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونے کی وصیت دراصل خطرے کو کم کرنے کی مثال ہے۔

مزید یہ کہ رسک کے ماہرین آپ ﷺ کا مکہ سے مدینے کے ہجرت کو بہتر رسک مینجمنٹ کی مثال میں پیش کیا ہے جس میں آپ ﷺ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر نکلنا اور پھر غار حرا میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ تین دن گزار کر مدینہ کی طرف حفاظت کے ساتھ پہنچنا یہ سب کچھ دشمن کے خطرات سے اپنے آپ کو بچانا ہی تھا۔

اسلامی مالیات میں خطرات کو منیج کرنا بھی شریعت اسلامی کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے یہی وجہ ہے کہ مقاصد شریعہ میں سے جن

چیزوں کو شمار کیا گیا ہے اس میں سے ایک ''مال کی حفاظت'' بھی ہے۔ چونکہ کہ مالیاتی نظام دراصل مال ہی کے گرد گھومتا ہے اور پھر خاص طور پر اسلامی مالیاتی نظام کی بات کی جائے تو یہاں مقاصد شریعہ میں سے جو ایک مقصد مال کی حفاظت کو سامنے رکھنا بھی ضروری ہوگا۔

اسلامی مالیاتی اداروں میں رسک مینجمنٹ

مالیاتی اداروں میں رسک مینجمنٹ کی سرگرمی کو بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ رسک رسک مینجمنٹ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ تجارت اور کاروباری کے ابتدائی دور کا زمانہ جہاں تاجر حضرات اپنے لین دین سے وابستہ خطرات کو کم کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ تاہم بیس ویں صدی میں رسک کا تصور ویسا نہیں تھا جس طرح کہ آج کے زمانے میں رسک کا جدید تصور پایا جاتا ہے۔ رسک مینجمنٹ کو پچھلے زمانے کی تاریخ میں دیکھا جائے تو اس کا تصور کئی مراحل سے گزر کرے آج یہ جدید تصور کے طور پر سامنے آیا ہے۔ گزشتہ ادور میں اس پر جو مراحل آئے ہیں چنانچہ ۱۷ویں صدی میں پہلی انشورنس کمپنیوں کو قائم کیا گیا جہاں سے خطرات کی جانچ پڑتال اور اس کا تجزیہ کرنا اور ان سے بچاو کے طریقہ کار فراہم کیا گیا۔ ۱۹ویں صدی میں ایکچوریل سائنس کی ترقی ہوئی جس نے خطرات کا اندازہ لگانے اور مقدار درست کرنے کا ایک منظم طریقہ فراہم کیا۔ ۱۹ویں صدی کے وسط میں پہلے مالی مشتقات، جیسے آپشنز اور فیوچرز معاہدوں کی بنیاد پڑی جس نے مالی خطرات کو کم کرنے کا ایک طریقہ فراہم کیا۔ ۲۰ویں صدی کے اواخر میں انٹرپرائز رسک مینجمنٹ (ERM) کی ترقی ہوئی جس نے ٹکڑوں کی بنیاد پر خطرات کے انتظام سے ایک زیادہ جامع، انٹرپرائز وسیع نقطہ نظر کی طرف ایک تبدیلی کی نشاندہی کی۔ ۲۰۰۸ کا عالمی مالیاتی بحران، جس کی وجہ سے خطرے کے انتظام پر نئی توجہ مرکوز کی گئی اور مالیاتی شعبے میں رسک مینجمنٹ کے طریقوں کو بہتر بنانے کے لیے نئے ضوابط متعارف کرائے گئے۔ مجموعی طور پر، رسک مینجمنٹ کی تاریخ خطرے کے انتظام کی اہمیت کی بڑھتی ہوئی پہچان اور رسک مینجمنٹ کے طریقوں کی نفاست اور پیچیدگی میں اسی طرح اضافہ کے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے۔

اس سلسلے میں BASEL کمیٹی کا کردار بہت اہم رہا ہے. چنانچہ باسل ایکارڈز، بینکنگ کی نگرانی پر باسل کمیٹی کے ذریعہ تیار کیا گیا تھا جو کہ بین الاقوامی بینکاری ضوابط کا ایک مجموعہ ہے جو بینکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کے ذریعہ خطرے کے انتظام کے لیے کم سے کم معیارات قائم کرتا ہے۔ رسک مینجمنٹ میں BASEL کا بنیادی کردار بین الاقوامی بینکنگ سسٹم میں استحکام اور اعتماد کو فروغ دینا ہے اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ بینکوں کے پاس نقصانات کو کم کرنے کے لیے قابل اعتبار سرمایہ کی مقدار کا ہونا ضروری ہے تاکہ بینک مؤثر طریقے سے خطرات کا انتظام کرنے کے قابل ہوں۔ باسل نے نے کچھ معیارات تیار کیے جن کو باسل کے ستون بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ BASEL I - جس میں بینکوں کے لیے کم سے کم سرمائے کی ضروریات کو متعارف کروایا گیا اور کریڈٹ رسک کے انتظام کے لیے ایک فریم ورک فراہم کیا۔ BASEL II - کریڈٹ رسک مینجمنٹ کے فریم ورک کو بہتر بنایا گیا اور مارکیٹ اور آپریشنل رسک مینجمنٹ کے لیے نئے اصول متعارف کرائے گئے۔ BASEL III - نئے سرمائے کی مناسبیت کی ضروریات کو متعارف کروایا اور رسک مینجمنٹ کے قوانین کو مضبوط کیا، خاص طور پر ۲۰۰۸ کے عالمی مالیاتی بحران کے کے نتیجے میں پائے جانے والے خطرات کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کی۔

BASEL کے معیارات کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ بینک خطرات کو سنبھالنے اور مالی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے اچھی طرح سے تیار رہیں جس سے بین الاقوامی بینکنگ نظام میں استحکام اور اعتماد کو فروغ ملے گا۔ جبکہ دوسری طرف اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے اس سمت میں کوشش کرنے والا بین الاقوامی ادارہ Islamic Financial Service Board کا قیام عمل میں لایا گیا جس کو مختصرا IFSB کہا جاتا ہے۔ ۲۰۰۵ میں جاری کی گئی IFSB کی دستاویز میں رسک مینجمنٹ کے حوالے سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے کئی اصول مقرر کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ان کے مقاصد میں یہ یقینی بنانا ہے کہ اسلامی مالیاتی ادارے شرعی اصولوں کی تعمیل کریں گے جس میں سود کی ممانعت بنیادی عنصر کے طور پر شامل ہے۔ شریعت کے مطابق خطرے میں کمی کی تکنیکوں کو لاگو کرنا اور بینکوں کی نگرانی پر باسل کمیٹی کے رسک مینجمنٹ کے رہنما خطوط کی تکمیل کرنا بھی شامل ہے۔[28]

بہر حال، اسلامی مالیاتی اداروں میں رسک مینجمنٹ سے متعلق مسائل پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود اسلامی مالیاتی اداروں کی اپنی ایک منفرد نوعیت کی وجہ سے کچھ خطرات پیدا ہوتے ہیں۔ درحقیقت، یہ اضافی خطرات شریعت کی تعمیل سے پیدا ہونے والے مخصوص اسلامی معاہدوں اور کاروباری ماڈل سے وابستہ ہیں۔ ان اداروں میں رسک مینجمنٹ سسٹم کا اندازہ لگانے کے لیے، ان میں سے کچھ خطرات کو ان کی بیلنس شیٹ میں اثاثہ جات اور ذمہ داری کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر سمجھنے کی ضرورت ہے۔[29]

خلاصہ

مندرجہ بالا بحثوں کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ محققین کے نزدیک اسلامی مالیات میں رسک کے تصور بہت اہمیت ہے لہٰذا اس کی مزید گہرائی سے مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی مالیاتی ادارے ہر قسم کے خطرات کے لیے تیار رہے نیز زیادہ تر موجودہ تحقیقوں میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ رسک کا ماخذ کیا اور اسلامی نقطہ نظر سے اس کی تدابیر یا انتظام کیسے کیا جائے۔ اگرچہ لفظ "رسک" بعد کی صدیوں میں ظاہر ہونے کی وجہ سے رسک کی اصل کا پتہ لگانا کافی مشکل ہے، لیکن رسک کے تصور پر پرانے زمانے کے لوگوں نے اپنے حالات کے اعتبار سے عمل کیا۔ رسک مینجمنٹ کا تصور شریعت میں نہ صرف جائز ہے بلکہ اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ رسک مینجمنٹ کی اہمیت نا صرف روایتی مالیاتی اداروں بلکہ اسلامی مالیاتی ادروں کے لیے بھی بہت اہم ہے چنانچہ رسک کو مینیج کرنے کے حوالے سے کچھ بین الاقوامی اداروں کا قیام عمل میں آیا جس کی وجہ سے اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے رسک کی تدابیر کر کے طریقے اپنے کے لیے مختلف راہیں ہموار ہوئی ہیں۔

حوالہ جات

References

[1] Lone F. A., Ahmad S. (2017). Islamic finance: More expectations and less disappointment. *Investment Management and Financial Innovations*, 14(1), 134-141.
[2] Althaus C. E. (2005). A disciplinary perspective on the epistemological status of risk. *Risk Analysis*, 25, 567-588.
[3] Trimpop R. M. (1994). *The psychology of risk taking behavior*. Amsterdam, The Netherlands: North-Holland.

[4] Douglas M. (1982). *Essays in the sociology of perception*. London, England: Routledge and Kegan Paul.
[5]Mohd Noor, Nurul S., Ismail, Abdul G., and Muhammad H. Mohd. Shafiai. "Shariah Risk: Its Origin, Definition, and Application in Islamic Finance." *SAGE Open*, (2018). Accessed January 22, 2021
[6] Khan T., Ahmed H. (2001). Risk management: An analysis of issues in Islamic financial industry (Occasional Paper No. 5). Jeddah, Saudi Arabia: Islamic Research and Training Institute.
[7]Online etymology dictionary, risk, https://www.etymonline.com/word/risk. Cited: 5th November, 2021.
[8]Meaning guru, risk, https://www.meaningguru.com/en-ur/risky. Cited: 5th November, 2021.
[9] Maloof, Louis, Almunjad, Tarjuma Abdul Hafeez Bulyawi, Maktaba Qudsya, Urdu Bazar Lahore, 2009, Pg 2011
[10]Oxford Advanced Learner's Dictionaries, risk, https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/risk_1, cited: 10th November,2021.
[11]Cambridge Dictionary. (2019). *RISK | meaning in the Cambridge English Dictionary*. Cambridge.org. https://dictionary.cambridge.org/dictionary/english/risk, Accessed: 10th November,2021.
[12] Iso, risk, https://www.iso.org/news/ref2263.html#:~:text=Risk is now defined as,on objectives", Accessed: 10th November,2021.
[13]*the definition of risk*. (2019). Www.dictionary.com. https://www.dictionary.com/browse/risk, Accessed: 10th November,2021.
[14] Oldfield, George S., and Anthony M. Santomero. 1997. Risk Management in Financial Institutions. Sloan Management Review 39: 33–47.
[15] Misman F. N., Bhatti M. I. (2010). Risks exposure in Islamic banks: A case study of Bank Islam Malaysia Berhad (BIMB). *Australian Centre for Financial Studies–Finsia Banking and Finance Conference*, 2010.
[16] Elgari M. A. (2003). Credit risk in Islamic banking and finance. *Islamic Economic Studies*, 10(2), 1-25.
[17] Althaus C. E. (2005). A disciplinary perspective on the epistemological status of risk. *Risk Analysis*, 25, 567-588.
[18] Dusuki A. W., Smolo E. (2009). Islamic hedging: Rationale, necessity and challenges. In Proceeding International Seminar on Muamalat, Islamic Economics and Finance, 2009 (SMEKI' 09, pp. 533-552). Bangi: Universiti Kebangsaan Malaysia.
[19] Knight F. H. (1964). *Risk, uncertainty and profit*. New York, NY: Sentry Press.
[20] Mohd Razif N. F., Mohamad S. (2011, June 13–14). Risiko-risiko dalam kewangan semasa: penilaian daripada perspektif Islam [Risks in present finance: an assessment from Islamic perspectives]. In International Conference on Management ICM (pp. 373-387). Penang, Malaysia: ICM.
[21] Hidrus M. Y., Abd Rahman A. (2013). Pengamalan pengurusan risiko kredit serta hubungan terhadap kesan kecekapan di institusi perbankan dan kewangan Malaysia. *Prosiding PERKEM VIII*, 3, 1375-1400.
[22] Hertz D. B., Thomas H. (1983). *Risk analysis and its applications*. New York: John Wiley.
[23]Al-Saati A. R. (2002). Sharia compatible futures. *Journal of King Abdulaziz University: Islamic Economics*, 15, 1-28.
[24]Al-Suwailem S. (2000). Towards an objective measure of gharar. *Islamic Economic Studies*, 7(1&2), 61-102.
[25] Alquran, Soora No. 2, Ayat No. 195
[26] Tirmizi, Hadees No. 2517
[27] Alquran Soora No. 67, Ayat No. 12
[28] El Tiby A. M. (2011). *Islamic banking: How to manage risk and profitability*. Hoboken, NJ: John Wiley.
[29]Ahmed H. (1997). Risk management assessment systems: An application to Islamic banks. *Islamic Economic Studies*, 19(1), 63-86.